OPEN ACCESS
Al-Tansheet
﴾*Journal of Islamic Studies*﴿
ISSN (print): 2959-4367
ISSN (online): 2959-1473
www.altansheet.com

Al-Tansheet
Vol.:2, Issue: 1, July -Dec 2023 PP: 12-28

مثنوی جلال الدین رومی میں مذکور تلمیحاتِ احادیث کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Hadithic Allusions in the Masnavi of Jalalud'din Rumi: An analytical study

Published: 20-10-2023
Accepted: 15-10-2023
Received: 05-10-2023

Dr. Syed Mahmood-ul-Hassan Hashimi
Associate Professor Islamic Studies, Government Postgraduate College Mansehra, KPK, Pakistan
Email: mahmoodhashimi@yahoo.com

Muhammad Hassan Raza
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Islamabad
Email: hassani97edu@gmail.com

Abstract

The article presents an analytical study of Masnavi Maulana Jalalud'din Muhammad Rumi, a famous Sufi saint. His Sufi poetry remained a driving force for thousands of despaired hearts towards spirituality and Sufism. His literary works encompass various forms of artistic expression, including the art of allusion. These allusions played a pivotal role in making his poetry comprehensive and elevated while lending a sense of delicacy and gracefulness, ultimately manifesting as eloquence. In this article, poems from each part of Masnavi, which include a literary tool called talmih are selected for the analysis. Moreover, the article focuses on a particular version of talmihat, known as Talmihat-e-Hadith. An effort is made to source ahadith from Sihah shittah (six canonical hadith books); however, alternative sources are consulted and referenced in cases where hadiths were not found in the Sahihs.

Keywords: *Allusions, Talmihat, Rumi, poet, Philosopher, Glorious, Unique.*

تمہید

مولانا جلال الدین محمد بن محمد رومی کا کلام علم و عرفان کا بحرِ ذخار ہے۔آپ کی علمی و فکری کتب میں یوں تو فیہ ما فیہ، دیوانِ شمس، مجالسِ سبعہ اور مکتوباتِ مولانا قابلِ ذکر ہیں لیکن آپ کی تصانیف میں جو شہرت مثنوی معنوی کے حصے میں آئی وہ کسی اور کتاب کے حصے میں نہیں آئی۔آپ قرآن و سنت کے عالم باعمل تھے۔ایک وہ دور بھی تھا جب آپ فتاویٰ جات دیا کرتے تھے مگر افسوس کہ آپ کے فتاویٰ آپ کی شہرت سے قبل تھے جو امتدادِ زمانہ کی وجہ سے دستیاب نہ ہوسکے۔آپ کی مثنوی میں قرآن، حدیث، سیرت، کلامی مباحث،فرقِ باطلہ کا رد، قصص انبیاء، قصصِ صالحین اور تصوف و عرفان کے بیش بہا مضامین ملتے ہیں۔آپ نے جہاں اپنے کلام میں قرآنی آیات سے استدلال کیا وہیں آپ نے تلمیحاتِ حدیث کو بھی بیان کیا ہے۔اس تحقیقی مضمون میں مثنوی معنوی میں مذکور تلمیحاتِ احادیث کو بیان کیا گیا ہے۔

تعارف رومی اور مثنوی معنوی:

حضرت مولانا روم کا نام محمد تھا۔آپ 604ہجری بمطابق 1207ء کو بلخ (فارس) میں پیدا ہوئے۔[1] والد گرامی کی طرف سے سلسلۂ نسب جواہرِ مضیہ میں کچھ یوں مذکور ہے: محمد بن محمد (بہاؤالدین) بن محمد بن حسین بن احمد بن قاسم بن مسیب بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق ابن ابی قحافۃالھاشمی المعروف مولانا جلال الدین القونوی۔[2] مولانا روم کا لقب جلال الدین اور عرفیت رومی[3]، مولانائے روم[4] اور قونوی[5] ہے۔بعض تذکرہ نویسیوں نے انہیں خداوندگار کہا ہے اور بعض انہیں مولانا خداوندگار لکھتے ہیں۔وہ مولانا کے نام سے بھی مشہور ہیں۔[6]

سلطان ولد کے مطابق رومی کا انتقال 672ہجری بمطابق 1273ء میں واقع ہوا۔[7] یہی قول قاسم بن قطلوبغا کا بھی ہے۔لکھتے ہیں:

"مات في خامس جمادي الآخرة،سنة اثنتين وسبعين وستمائة۔"[8]

کہ ان کا انتقال 5 جمادی الاخریٰ 672ھ میں ہوا۔رات کو تجہیز و تکفین کا سامان مہیا کیا گیا۔صبح کو جنازہ باہر لایا گیا۔ہر فرقے کے آدمی جنازے کے ساتھ تھے اور روتے جاتے تھے۔حتی کہ یہودی اور عیسائی بھی شامل تھے۔[9] آخر بوقتِ شام یہ آفتابِ فقر و سلوک دلِ خاک میں پنہاں ہوگئے۔چالیس دن تک زیارت کا سلسلہ جاری رہا۔آپ قونیہ میں اپنے والد کے مقبرے میں مدفون ہوئے۔[10]

حالی کے نزدیک اردو اور فارسی شاعری میں استعمال ہونے والی تمام اصنافِ سخن میں مثنوی اہم ترین، بہترین اور بکارآمد صنف ہے۔

چونکہ عرب شعراکے ہاں مثنوی موجود نہیں اور نہ ہی رواج نہیں پا سکی ، لہٰذا مثنوی کی افادیت کی بنا پر ہی زبان وادب کے ماہرین کی ایک بڑی تعداد نے فارسی شاعری کو باقی زبانوں کی شاعری بشمول عرب کی شاعری پر فوقیت دی ہے ۔ اسی لیے عارف جامی اور اقبال لاہوری مولائے روم کے مرید ہندی ہوتے ہوئے مثنوی کو "ہست قرآں در زبان پہلوی" کہتے ہیں۔[11]

رومی نے شمس تبریزی سے ملاقات کے بعد شاعری کے میدان قدم رکھا کہ آپ کی عمر چالیس سے اوپر تھی۔مثنوی کی تالیف کا دور 1261ء سے شروع ہوا اور آپ کی وفات پر ختم ہوا۔آپ کی اس کتاب نے آپ کو زمانوں تک زندہ رکھا ہے اور اس کی شہرت اور ہر دل عزیزی نے اسے تمام فارسی کتب پر سبقت دلائی ہے۔مثنوی آج بھی صدہا دلوں کو روشن کر رہی ہے۔یہ کتاب آپ نے اپنے مرید حسام الدین چلپی کے کہنے پر تصنیف فرمائی۔مثنوی کل چھ دفاتر میں موجود ہے۔تمام دفتروں کا آغاز ایک منثور تمہید سے کیا گیا ہے۔دفتر اول، سوم اور چہارم کا مقدمہ عربی زبان میں،اور دفتر دوم، پنجم اور ششم کی تمہید فارسی زبان میں قلم بند ہوئی ہے۔رومی نے اس خزینۂ حکمت کے لیے مثنوی کا نام منتخب کیا۔بعدازاں اس کی ہمہ گیر شہرت کے پیشِ نظر یہ لفظ اس کتاب کے لیے مخصوص ہوگیا جو اب تک جاری ہے۔معنوی

کی صفت جو مثنوی کے ساتھ استعمال ہوتی ہے یہ دراصل لفظ "معنٰی" سے ماخوذ ہے اور "روحانی و باطنی" کا مفہوم دیتی ہے۔ مثنوی کے ابتدائی اٹھارہ اشعار کو باقی مثنوی سے کچھ ویسا ہی تعلق ہے جیسا کہ سورہ فاتحہ کو قرآنِ کریم سے۔ مثنوی کا بنیادی موضوع عشقِ الٰہی ہے۔ نیز یہ عرفان، حکمت اور اسلامی تصوف کی بحرِ ذخار ہے۔

تلمیح اور اہمیتِ تلمیح:

تلمیح علمِ بدیع کی اصطلاح ہے۔ شعراء کا تلمیح کے ذریعے سے بعض اوقات کسی تاریخی واقعے، روایت، کہانی، آیتِ قرآنی یا حدیث کا ذکر مقصود ہوتا ہے۔ اگر وہ پورا واقعہ یا روایت بیان کریں تو اس صورت میں طوالت کے علاوہ کلام بے وزن ہو جاتا ہے۔ جس سے بے لطفی کا امکان ہوتا ہے اور وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کے لیے وہ واقعہ، روایت، وغیرہ کا ذکر نہایت اختصار سے کر دیتے ہیں جو لطیف و باریک اور صاف رمز کی صورت میں ہوتا ہے، یہ اشارہ کو تلمیح کہلاتا ہے۔

اس کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے کہ:

"کلام میں کوئی ایسا لفظ یا مرکب استعمال کرنا جو کسی تاریخی، مذہبی یا معاشرتی واقعے یا کہانی کی طرف اشارہ کرے تلمیح کہلاتا ہے۔"[12]

یوں بھی کہا گیا ہے:

"ایسے الفاظ جو کسی خاص واقعہ، کہانی یا اصطلاح کی طرف اشارہ کریں تلمیح کہلاتے ہیں۔"[13]

صاحبِ کتاب التعریفات امام جرجانی کہتے ہیں کہ:

"التلميح هو أن يشار في فحوى الكلام إلى قصة أو شعر من غير أن تذكر صريحا."[14]

یعنی اثنائے کلام میں قصہ یا شعر کی طرف واقعہ کو صراحتاً ذکر کیے بغیر اشارہ کرنے کو تلمیح کہتے ہیں۔

اس کی اہمیت مندرجہ ذیل ہے:

تلمیح کے ساتھ کلام جامع، پسندیدہ اور بلند مرتبہ ہوتا ہے۔

اس کے ساتھ کلام فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچتا ہے۔

اس کے ذکر کے ساتھ اہلِ ادب اور فن کے مقام کو متعین کیا جاتا ہے۔

اس کے ذریعے کلام کے اسرار و رموز، باریکی اور لطافت میں اضافہ ہوتا ہے۔

تلمیح کے استعمال کے ساتھ کلام کو حُسن و جمال، کشش اور لطافت میں ڈھالا جاتا ہے۔

جب شاعر کے کلام میں تلمیحاتِ قرآنیہ یا تلمیحاتِ احادیث پائی جائیں تو اس وقت تلمیح کی مثال بارش کے قطروں کی سی ہوتی ہے جس سے اہلِ بصیرت و حکمت اور صاحبانِ علوم و فنون اور صاحبانِ معارف کے ادراک میں اضافہ ہوتا ہے۔ رومی کی بیان کردہ قرآنِ کریم کی تلمیحات کو دیکھا جائے تو ان میں ایمان بالغیب، گمراہی کو خریدنا، آدم کا خلیفہ فی الارض ہونا، ابلیس کو انکارِ خداوندی کی سزا، خداتعالیٰ کی فرمانروائی، حقوقِ انبیاء، شیطان کا فقر سے ڈرانا، متنفس کو مقدور بھر ذمہ داری سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنا، اعتصام بحبلِ اللہ کی ترغیب، امر بالمعروف و نہی عن المنکر وغیرہ موجود ہیں۔ الغرض اس طرح کی کثیر تلمیحات مثنوی معنوی کی زینت ہیں۔ اسی طرح رومی نے احادیث کے مضامین کو بھی اپنے کلام میں ڈھالا ہے اور بعض الفاظِ احادیث کو بھی ذکر کیا ہے جو تلمیح کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ جنہیں ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے:

تلمیحاتِ دفترِ اول:

رومی روح پر جو مدحِ شیخ پر مجبور کر رہی تھی عذر کر رہے ہیں کہ میں سوزِ فراق سے بے خود ہوں، لہٰذا معذور و مجبور ہوں۔

لا تُکلِّفنِی فَاِنِّی فِی الفنا   کَلَّتَ افھامی فلا اُحصِی۔[15]

مجھے مدح کرنے پر مجبور نہ کر، کیوں کہ میں بےخُودی کی حالت میں ہوں۔ میرے ہوش وحواس بیکار ہو رہے ہیں پس میں (اُس کی) پوری تعریف نہیں کر سکتا۔ مولانا رومی نے اس شعر میں حدیثِ ذیل کی طرف اشارہ کیا ہے:

"عَن عَلِی اَنَّ رَسُولَ اللہِ ﷺ کَانَ یَقُولُ فِي آخِرِ وَقتهِ:اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِن سَخطِكَ وَاَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِن عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنكَ وَلَا أُحصِی ثَنَاء عَلَيكَ أَنتَ كَمَا أَثنَيتَ عَلَى نَفسِكَ۔"[16]

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے آخری وتر میں یہ دعا کرتے کہ اے اللہ میں تیری رضا کا حامل ہوتے ہوئے تیرے غصّے سے اور تیری عافیت کا حامل ہوتے ہوئے تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ پکڑتا ہوں، میں اس طرح تیری تعریف نہیں کر سکتا جیسا کہ تو اپنے آپ میں قابلِ تعریف ہے۔

رومی بیان کرتے ہیں کہ وہ نور یعنی ولی کامل اللہ تعالیٰ کی دو انگشتِ قدرت کے درمیان یعنی اُس کا مطیع رہتا ہے۔اور اُسی سے ہدایت پاتا ہے۔

نورِ غالب ایمن از نقص و غسق   در میانِ اِصبَعَینِ نورِ حق۔[17]

وہ ایک نور ہے سب پر چھا جانے والا۔ گہن اور تاریکی سے محفوظ اور نور حق کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَن عَبدَ اللّٰهِ بنَ عَمرِو بنِ العَاصِ يقولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ إِنَّ قُلوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ۔"[18]

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام اولادِ آدم کے دل ایک دل کی مانند خدائے رحمان کی دو اُنگلیوں کے درمیان ہیں۔ جسے وہ اپنی مرضی کے مطابق موڑتا ہے۔

رومی بیان کرتے ہیں کہ مال و دولت مذموم نہیں بشرطیکہ وہ دین سے مانع نہ ہوں۔

مال را کز بھرِ دین باشی حَمُول   نِعمَ مال صالح خواندش رسول۔[19]

نبی اکرم ﷺ کے مطابق دین کی تائید کی خاطر اپنے پاس رکھا گیا پاک مال نیک آدمی کے لیے اچھی چیز ہے۔اشارہ دیکھیے:

"نِعمَ المَالُ الصَّالحُ لِلمَرءِ الصَّالح[20]

نیک آدمی کے لیے نیک مال اچھی چیز ہے۔

رومی کہتے ہیں کہ جس طرح حالتِ تکلم میں کلامِ ظاہری کا اثبات تھوڑی دیر کے لیے ہوتا ہے اس طرح دنیا کی عمر جب گزر چکتی ہے تو وہ ساعت بھر سے زیادہ معلوم نہیں ہوتی۔

پس ترا ھر لحظہ مرگ و رجعتیست   مصطفیٰ فرمود دنیا ساعتیست۔[21]

پس تجھ پر (سکوت و تکلّم) سے ہر دم موت اور رجعت طاری ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ دنیا ناپائیداری میں گویا ایک ساعت ہے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"حَدِيث : الدُّنيا سَاعَة فَاجعَلهَا طَاعَة۔"[22]

دنیا گھڑی بھر ہے پس اسے اطاعت میں بسر کرو۔

ایک حدیث میں یوں مذکور ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ :كُنْ فِي الدُّنيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ۔"[23]

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کندھے سے پکڑ کے فرمایا: دنیا میں ایسی زندگی بسر کرو جیسے تم پردیسی ہو یا رہرو۔

رومی بیان کرتے ہیں کہ مؤمن نعمائے آخرت کا متمنی ہوتا ہے لہٰذا مومن دنیا سے کبھی دلچسپی نہیں رکھتا۔

باز ھستئ جھان حسّ و رنگ — تنگتر آمد کہ زندانیست تنگ۔[24]

پھر عالمِ شہادت میں جہاں کی محسوس اور رنگارنگ ہستی اور بھی زیادہ تنگ ہے۔ کیوں کہ وہ تنگ قید خانہ ہے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : الدُّنيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الكَافِرِ۔"[25]

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے بہشت ہے۔

تلمیحاتِ دفترِ دوم:

رومی نے تلمیح بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

او جمیلست و مُحِب للجَمَال — کَی جوانِ نو گزیند پیر زال۔[26]

وہ خود خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے (اور کیوں نہ کرلے) ایک نوجوان مرد کسی بڑھیا ضعیف عورت کو کب اپنے نکاح کے لیے پسند کرتا ہے؟ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ، قَالَ رَجُلٌ : إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوبُهُ حَسَنًا وَنَعلُهُ حَسَنَةً، قَالَ :إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔"[27]

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو۔ عرض کیا: کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور جوتا اچھا ہو تو؟ فرمایا: بے شک اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔

رومی بیان کرتے ہیں کہ ہر درد اور دکھ کی دوا ہے لہٰذا مرضِ جہل و نادانی کی دوا بھی ہے اور وہ ہے اتباعِ انبیاء علیہم السلام۔

گفت پیغمبر کہ یزدانِ مجید — از پی ہر درد درمان آفرید۔[28]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے ہر درد کی دوا پیدا کی ہے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا أَنزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنزَلَ لَهُ دَوَاءً۔"[29]

حضور ﷺ نے فرمایا: خدا نے کوئی ایسی بیماری نہیں اُتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو۔

رومی کہتے ہیں کہ عالمِ ارواح کے معاملات ہی قابلِ اعتماد ہیں۔ عالم اجسام کے معاملات معتبر نہیں۔

روح او با روح شہ در اصلِ خویش — پیش از ین تن بود ھم پیوند و خویش۔[30]

کیوں کہ اس غلام کی رُوح بادشاہ کی رُوح کے ساتھ اپنی اصل میں موجودہ جسم کے ساتھ متعلق ہونے سے پہلے متّصل و متقارب ہو چکی تھی۔

تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ ،قَالَتْ:سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ،يَقُولُ:الأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنهَا اخْتَلَفَ۔"[31]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ارواح بے پناہ لشکروں کی شکل میں موجود ہیں۔اُس عالم ارواح میں اگر ایک روح کا دوسری سے تعارف ہو جائے تو پھر جب وہ آدمی اِس عالم میں آتے ہیں تو انہیں محبت ہو جاتی ہے۔اگر وہاں اجنبیّت رہے تو اِدھر آ کر دونوں میں اختلاف رہتا ہے۔

رومی کے نزدیک ظاہری صورت اور زبانی تحمید و تقدیس درکار نہیں۔ عقیدت تام اور خلوصِ کامل درکار ہے۔

ما زبان را ننگریم و قال را | ما درون را بنگریم و حال را۔[32]

ہم ظاہر (داری) اور زبانی (لسانی) باتوں کو نہیں دیکھتے بلکہ ہم تو باطن کی کیفیت اور اصلی حالت کو دیکھتے ہیں۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ:إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ۔"[33]

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں اور مال نہیں دیکھتا بلکہ اُس کی نگاہ تمہارے دلوں اور اعمال پر رہتی ہے۔

رومی کہتے ہیں کہ مردِ کامل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اصلاحی اتحاد ہوتا ہے لہٰذا اُس کا دیدار گویا حقیقی کعبہ کا طواف ہے۔

چون مرا دیدی خدا را دیدۂ | گردِ کعبۂ صدق بر گردیدۂ۔[34]

جب تو نے میری زیارت کر لی تو بس گویا خدا کو دیکھ لیا اور کعبۂ صدق کے گرد طواف کر لیا۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقولُ: مَنْ رَآنِي فَقدْ رَأَى الحَقَّ۔"[35]

حضرت ابو سعید خدری نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے مجھے دیکھا اُس نے خدا کو دیکھا۔

تلمیحاتِ دفتر سوم:

رومی نے تلمیح کو ذکر کیا ہے کہ انسان کے دل کا اعتبار نہیں۔

درِ حدیث آمد کہ دل ھمچون پَریست | در بیابانی اسیرِ صَرصَریست۔[36]

حدیث میں آیا ہے کہ دل گویا ایک پر ہے جو ایک جنگل کے اندر تیز ہوا کے قبضے میں ہے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْقَلْبِ مَثَلُ الرِّيشَةِ، تقَلِّبها الرِّيَاحُ بِفَلَاةٍ۔"[37]

حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دل کی مثال اس تنکے کی مانند ہے جسے ہوائیں صحرائی زمین میں اُلٹ پلٹ رہی ہوں۔

رومی نے بیان کیا ہے کہ انسان حریصِ ممنوعات ہے۔جس چیز سے اسے باز رکھا جائے اسی کی طرف رغبت رکھتا ہے۔

گرم تر شد مرد زآن منعش کہ کرد | گرم تر گردد ھمی از منع مرد۔[38]

آپ کے منع فرمانے سے وہ شخص (طالب) اور بھی سر گرم ہو گیا اور انسان منع کرنے سے زیادہ سر گرم ہو ہی جاتا ہے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"إِنَّ ابنَ آدمَ لَحَرِيص عَلَى مَا مُنِعَ.عَنِ ابنِ عُمَرَ ۔"[39]

ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ: ابنِ آدم کی یہ فطرت ہے کہ جس چیز سے روکا جائے گا اسی کا حریص بنے گا۔

رومی کے نزدیک دینی اور لغوی معنوں میں تفاوت کی مثال ملاحظہ کریں۔

گفت الدّینُ نُصیحہ آن رسول　　　آن نصیحت در لُغت ضدِّ غلول۔[40]

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ دین نصیحت یعنی خیر خواہی ہے وہ نصیحت لغت میں خیانت یعنی نفاق اور خود غرضی کی ضد ہے۔ تلمیح دیکھیے:

"عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ،قَالَ :الدِّينُ النَّصِيحَةُ،قلْنَا :لِمَنْ؟ قَالَ :لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔"[41]

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ عرض کی کس کے لیے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: راہِ خداوندی کی خیر خواہی، اللہ تعالیٰ کی کتابوں کی، اس کے رسول کی، مسلمان رہنماؤں اور عوام الناس کی خیر خواہی۔

رومی کے نزدیک مرتبۂ احدیت میں نظر کرنے کا ذکر موجود ہے۔ یعنی اشیاء کے ظہور سے پہلے اس کے حقائق سے نبی اکرم ﷺ کو آگاہی تھی۔

بنگرم سرِ عالمی بینم نھان　　　آدم وحوّا نرُستہ از جھان۔[42]

میں بھید کی بات میں نگاہ ڈالتا ہوں اور اس وقت ایک مخفی عالم کو دیکھ رہا ہوں جب کہ آدم اور حوّا جہان میں پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ تلمیح دیکھیے:

"عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَخْرِ ، قَالَ: قُلتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ :وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ۔"[43]

حضرت میسرہ فخر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کہ آدم روح اور جسم کے مراحل میں تھے۔ دوسری حدیث مبارک میں ہے کہ:

"عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ الْفَزَارِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقولُ :إِنِّي عِنْدَ اللهِ مَكْتُوبٌ بِخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ۔"[44]

حضرت عرباض بن ساریہ فزاری فرماتے ہیںؓ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: مجھے اس وقت سے اللہ کے ہاں خاتم النبیّین لکھا جا چکا تھا جب آدم کی مٹی گوندھی جا رہی تھی۔

تلمیحاتِ دفترِ چہارم:

رومی کہتے ہیں کہ حقیقتِ محمدیہ تمام حقائق پر سابق ہے۔ وہ پیدائش میں سب سے پیچھے اور درجہ میں سب سے آگے ہیں۔

مصطفیٰ زین گفت کآدم وانبیا　　　خلفِ من باشند در زیرِ لوا۔[45]

اسی لیے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدم اور باقی انبیاء جھنڈے کے نیچے میرے پیچھے ہوں گے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَومَ القِيَامَةِ وَلاَ فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الحَمْدِ وَلاَ فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَومَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلاَّ تَحْتَ لِوَائِي۔"[46]

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں روز قیامت اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس میں فخر نہیں کرتا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا جھنڈا اٹھایا ہو گا اور مجھے کوئی ناز نہیں اور اولادِ آدم میں ہر نبی میرے جھنڈے تلے پناہ ڈھونڈ رہا ہو گا۔

فرماتے ہیں چوں کہ انسان کی پیدائش اللہ تعالیٰ کی صورت پر ہوئی ہے اس لیے انسان میں بعض صفات بھی خدائی صفات سے ملتی جلتی پیدا ہو جاتی ہیں۔

خُلقِ ما بر صورتِ خود کرد حق　　　وصفِ ما از وصفِ او گیرد سَبَق۔[47]

حق تعالیٰ نے ہماری آفرینش اپنی صورت کے مطابق کی ہے اِس لیے ہمارا وصف اُس کے وصف سے سبق حاصل کرتا ہے۔ حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَإِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ۔"[48]

نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی کے ساتھ جھگڑے کے دوران اس کے چہرے کو زد نہ پہنچنے دے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کا چہرہ اپنی صورت میں بنایا تھا۔

رومی لکھتے ہیں توبہ کا دروازہ تا قیامت کھلا ہوا ہے۔

توبہ را از جانبِ مغرب دَری　　　باز باشد تا قیامت بر وَری۔[49]

توبہ کا ایک دروازہ مغرب کی جانب ہے جو قیامت تک کے لیے مخلوقات پر کُھلا ہے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَن صَفوَانَ بنِ عِسَال قَالَ: قَالَ ﷺ:إِنَّ اللهَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالمَغرِبِ بَاباً عَرضُهُ مَسِيرَةُ سَبعِينَ عَاماً لِلتَّوبَةِ لَا يُغلَقُ مَا لَم تَطلَعُ عَلَيهِ الشَّمسُ مِن قَبلِهِ۔"[50]

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا ایک ایسا دروازہ بنایا ہے جس کا فاصلہ 70 سال کے سفر کی طرح ہے وہ اُس وقت بند کیا جائے گا جب مغرب سے سورج طلوع ہو گا۔

دوسری حدیث شریف میں موجود ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:مَنْ تَابَ قَبلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ۔"[51]

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مغرب سے سورج نکلنے سے پہلے پہلے توبہ کی اللہ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔

رومی کے نزدیک تکبر اور ترفّع شرکت کا ایسا دعویٰ ہے جو شرکِ صریح ہے۔

این فُروعست واُصولش آن بود　　　کہ ترفّع شِرکتِ یزدان بود۔[52]

یہ تو تکبّر کی مذمت کے سلسلہ میں فروعی باتیں ہیں۔ اس کا اصول یہ ہے کہ تکبّر حق تعالیٰ کے ساتھ شرکت ہے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ :الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا، قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ۔"[53]

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: کبر و جلال میری چادر ہے اور عظمت و غلبہ میرا تہہ بند ہے جو انسان مجھ سے کوئی بھی چیز چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔

رومی کہتے ہیں کہ صالح کے ہاں مال کی کمی کی وجہ پرہیزگاری، قناعت اور تقویٰ ہوتی ہے۔

گفت صالح را گدا گفتن خطاست　　　کو غنیّ القلب از دادِ خداست۔[54]

اس پر شاہ نے کہا کہ ایسا مت کہو۔ ایک صالح کو گداگر کہنا غلطی ہے کیوں کہ وہ خدا کی بخشش کی وجہ سے دل کا غنی ہوتا ہے۔ حدیث سے اشارہ دیکھیے:

"عَن أَبي هُرَيرَة ، عَنِ النَّبِي ﷺ قَالَ: لَيسَ الغِنَى عَن كَثرَةِ العِرضِ، وَلكِنَّ الغِنَى غِنَى النَّفسِ۔"[55]

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیری مال و متاع کی کثرت کا نام نہیں ہے۔ امیری دل کی امیری ہوتی ہے۔

تلمیحاتِ دفتر پنجم:

رومی کہتے ہیں کہ کافر کا پیٹ حرص و طمع سے نہیں بھرتا۔ وہ اور کی طلب میں ہمیشہ لگا رہتا ہے۔

لاجرم کافر خورد در ھفت بطن دین و دل باریک ولاغر زفت بطن۔[56]

کافر تنہا اتنا کھاتا ہے جتنا سات پیٹ والا کھائے۔ لہٰذا اُس کا دین بھی ضعیف، دل بھی کمزور البتہ پیٹ خوب موٹا تازہ ہوتا ہے۔ حدیث سے تلمیح:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَأْكُلُ المُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبعَةِ أَمْعَاءٍ۔"[57]

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان ایک انتڑی بھر کھاتا ہے اور کافر سات انتڑی بھر کھاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے نفسِ امارہ کو قبضہ میں کر لیا تھا۔

گر نگشتی دیو جسم آنرا اُکول اَسلَمَ الشَّیطان نفرمودی رسول۔[58]

اگر جسم کا شیطان اس غذا کو نہ کھاتا تو رسول ﷺ کس طرح فرماتے کہ شیطان میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ، قَالُوا: وَإِيَّاكَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: وَإِيَّايَ، إِلَّا أَنَّ اللهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ، فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ۔"[59]

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا آدمی نہیں مگر اس پر کوئی نا کوئی شیطان مقرر کر دیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا آپ پر بھی اے اللہ کے رسول ﷺ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں لیکن اللہ نے میری امداد کی اور وہ مسلمان ہو گیا۔

رومی کی بیان کردہ اسلام میں ترکِ رہبانیت کے حوالہ سے تلمیح دیکھیے۔

ھین مکن خود را خصی رُھبان مشو زآنکہ عفّت ھست شھوت را گرَد۔[60]

خبردار! اپنے آپ کو خصی نہ کرو۔ رہبانیت اختیار نہ کرو۔ کیوں کہ پاک دامنی شہوت کے تابع ہونے پر موقوف ہے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَن سَعِيدَ بْنَ المُسَيَّبِ، يَقولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقولُ: رَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا۔"[61]

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو رہبانیت سے روک دیا اور اگر آپ ﷺ اجازت مرحمت فرماتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

ابتدائے اسلام کا بیان ہے۔ اسلام کو قبول کرنے والے پہلے لوگ، عربوں کے جاہلانہ خیالات اور رموزِ طریقت سے ناآشنائی اور حدیثِ پاک۔

بھر این گفت آن نبیّ مستجیب رَمزِ اَلاِسلامُ فی الدُّنیا غَریب۔[62]

اِسی لیے امرِ حق کو قبول کرنے والے حضور ﷺ نے یہ رمز بتائی کہ اسلام دنیا میں اجنبیت کے رنگ میں شروع ہوا۔ حدیث دیکھیے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ۔"[63]

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ: اسلام اجنبی شکل میں پیدا ہوا تھا اور آخر کار یہ اجنبی دکھائی دے گا۔اِس کے حاملین جو اجنبی دکھائی دیں گے انہیں مبارک ہو۔

رومی نے حدیث کی روشنی میں شہوت کا علاج بتایا ہے۔

شہوت از خوردن بود کم کن زخَور　　　یا نکاحی کُن گریزان شو زشَر۔[64]

شہوات (مرغن و مقوّی) غذائیں کھانے سے پیدا ہوتی ہے کم کھایا کرو اور اگر یہ نہ کرسکو تو نکاح کر کے نامحرموں کے شور و شر سے بچو۔

تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ، وَالأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ شَبَابًا لاَ نَجِدُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔"[65]

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ کے پاس تھا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم رسول ﷺ کے ساتھ عالمِ شباب میں تھے کہ ہم کوئی چیز نہ پاتے، تو حضور ﷺ نے ہمیں فرمایا: اے نوجوانوں کے گروہ! جس انسان کو استطاعت ہو وہ نکاح کر لے کیوں کہ یہ آنکھوں کو جھکا دینے والا ہے اور شرمگاہ کا محافظ ہے اور جو نکاح نہ کر سکتا ہو تو اس پر روزے ہیں کیوں کہ اس کے لیے روزہ ڈھال ہے۔

تلمیحاتِ دفترِ ششم:

رومی کہتے ہیں کہ ہر کوئی اپنی فطرت کے مقتضیٰ کے مطابق کام کرتا ہے۔

هر کسی را خدمتی داده قضا　　　در خورِ آن گوهرش در ابتلا۔[66]

قضا و قدر نے ہر شخص کو امتحان کی مصلحت سے اس کی استعداد و صلاحیت کے موافق ایک نہ ایک خدمت سپرد کر رکھی ہے۔حدیث دیکھیے:

"عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:قَالَ ﷺ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ۔"[67]

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کام کرو ہر ایک کو جس کام کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس میں اس کے لیے سہولت دی گئی ہے ۔بہر حال اگر وہ خوش نصیب ہے تو اس کے لیے اچھے کام آسان کیئے جاتے ہیں اور اگر کوئی بدبخت ہو تو برے اعمال آسان کیئے جاتے ہیں۔

رومی کہتے ہیں کہ نیک ہے وہ شخص جو اوروں کو نفع بخش ہو۔

خیرُ ناس آن یَنفَعُ النّاس ای پدر　　　گر نہ سنگی چہ حریفی با مدر۔[68]

بڑے میاں! اچھا آدمی وہی ہے کہ لوگوں کو نفع پہنچائے۔پس تم الگ تھلگ آکر بمنزلہ سنگ ہو۔اگر تم سنگ نہیں تو یہاں مٹی کے ڈھیلوں کے ساتھ ہم شیوہ بن کر کیوں پڑے ہو؟ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ۔"[69]

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہتر انسان وہ ہے جو انسانوں کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچائے۔

حضرت ابوبکر صدیق کے صدق و خلوص کا بیان ملاحظہ ہو۔

آن ینابیعُ الحِکَم ھمچون فُرات　　　　از دھانِ او دوان از بی جھات۔[70]

حکمتوں کے سر چشمے دریائے فرات کی مانند خداوندِ بی جہات کی طرف سے ان کے منہ سے جاری تھے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"رُوِيَ عَنِ ابنِ عَبَّاس أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَن أَخلَصَ لِلهِ أَربَعِينَ يوماًظَهَرَت يُنَابِيعُ الحِكمَة مِن قَلبِهِ عَلى لِسانِهِ۔"[71]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو انسان چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کا مخلص بندہ بن کر زندگی بسر کرے اُس کے دل سے حکمت و دانش کے چشمے پھوٹ کر اُس کی زبان پر آنے لگتے ہیں۔

رومی کے نزدیک تدریج سنۃ اللہ ہے اور تعجیل کی مذمّت ہے۔

خلقت آدم چرا چِل صبح بود　　　　اندر آن گِل اندک اندک می فزود۔[72]

آدم کی پیدائش چالیس روز میں کیوں ہوئی۔ اور ان ایام میں اس مٹی کے اندر تھوڑی تھوڑی ترقی ہوتی رہی۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"خَمَّرتُ طِينَةَ آدَمَ بِيَدِيَّ اَربَعِينَ صَبَاحاً۔"[73]

میں نے آدم کو چالیس صبحیں اپنے ہاتھ سے گوندھا۔

رومی کے نزدیک بڑوں کی عزت کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

کہ اکابر را مقدّم داشتم　　　　آمدست از مصطفیٰ اندر سُنَن۔[74]

کیوں کہ بڑوں کو مقدم رکھنا نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ تلمیح حدیثِ ذیل سے ماخوذ ہے:

"عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا۔"[75]

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگوں کا شرف و عزت ملحوظ نہ رکھے۔

خلاصۃ البحث:

مولانا جلال الدین محمد رومی عالم باعمل صوفی بزرگ ہیں۔ آپ کا کلام انسانی دلوں کی ویرانی کو دور کرکے روحانیت کی طرف مائل کرنے میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کے کلام میں مختلف فنون کی نشاندہی ملتی ہے۔ ان فنون میں سے ایک فن تلمیحات کے استعمال کا بھی ہے۔ تلمیحات سے کلام جامع، پسندیدہ اور بلند مرتبہ ہوتا ہے نیز تلمیحات سے کلام میں باریکی اور لطافت آ جاتی ہے اور کلام فصاحت و بلاغت کا مظہر بنتا ہے۔ تلمیح سے مراد واقعے کو صراحتاً بیان کیے بغیر اثنائے کلام میں واقعے کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ اس آرٹیکل میں مثنوی کے ہر حصے سے منتخب اشعارِ تلمیح کو لیا گیا ہے۔ جس کے تحت تلمیحاتِ حدیث ہی ذکر کی گئی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہوا ہے صحیحین سے احادیث کو جمع کیا گیا ہے لیکن جن اشعار کی روشنی میں صحیحین سے احادیث نہیں ملیں وہاں دیگر مصادر و مراجع کی طرف رجوع کیا گیا ہے اور احادیث کو مکمل حوالہ کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

مثنوی کے منتخب اشعار پر ایک نظر:

اپنی قبر دل کی صفائی میں بنا اور اپنی خودی کو اللہ کی خودی میں دفن کر دے۔

وہ عقل جو نفس سے مغلوب ہو نفس بن جاتی ہے، مشتری زحل سے مات کھا جائے تو منحوس ہو جاتا ہے۔

بھلے لوگوں کی دیوار کی مٹی چاٹنا عام لوگوں کے باغ کے انگوروں سے بہتر ہے۔

اگر تو نے اپنا اعمال نامہ کالا کر لیا ہے تو اپنے کیے ہوئے پر توبہ کر لے۔

توبہ کی سواری عجب سواری ہے ایک لحظے میں نیچے سے آسمان تک پہنچا جاتی ہے۔

آزمائش بہت سے لوگوں کو شرمندہ کر دیتی ہے کیوں کہ وہ اس میں پورے نہیں اترتے۔

تنگ جوتے پہننے سے پیر کا ننگا ہونا بہتر ہے، خانہ جنگی سے بچنے کے لیے سفر کی تکلیف بہتر ہے۔

شاہ کے سامنے کیے بعض ناز گناہ بن جاتے ہیں اور بندے کو اُس کی نگاہ سے گرا دیتے ہیں۔

اللہ کی رحمت خوب رونے پر موقوف ہے پھر اس کے بعد رحمت کے دریا میں موج اٹھتی ہے۔

گریہ زاری کر اور کہہ اے خدا تو غیب کا جاننے والا ہے مجھے بُرے مکر جیسے پتّھر کے نیچے نہ کچل۔

عاجزی کا راستہ اطمینان لاتا ہے، کسی نیکی پر ناز نہ کر بلکہ عاجزی سے مانوس ہو جا۔

ایسی تدبیر کرکے تُو اپنے آپ کو عاجز بنا لے، اگر عاجزی اختیار کرے گا تو آقا بن جائے گا۔

اگر تو چاہتا ہے کہ مشکل حل ہو جائے اور محرومی کا کانٹا پھول بن جائے تو دوسروں کے لیے رونے کی بجائے کچھ دیر اپنے لیے بھی رو کر دیکھ لے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] زرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد، الاعلام للزرکلی، دار العلم للملایین، مئی 2002ء، ج:7، ص:30

Zarkali, Khair al-Din bin Mahmood bin Muhammad, Al-A'lam li al-Zarkali, Dar al-Ilm li al-Ma'arif, May 2002, Vol: 7, P: 30

[2] قرشی، محی الدین عبدالقادر بن محمد بن نصر اللہ، الجواھر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ، میر محمد کتب خانہ، کراچی، ج:2، ص:124

Qarshi, Muhi al-Din Abdul Qadir bin Muhammad bin Nasrallah, Al-Jawahir al-Mudiyah fi Tabaqat al-Hanafiyya, Mir Muhammad Kutub Khana, Karachi, Vol: 2, P: 124

[3] الاعلام للزرکلی، ج:7، ص:30

Al-A'lam li al-Zarkali, Vol: 7, P: 30

[4] شبلی نعمانی، سوانح مولانا روم، مشتاق بک کارنر، لاہور، ص:16

Shibli Naumani, Suwanh Maulana Room, Mushtaq Book Corner, Lahore, P: 16

[5] ابوالفداء زین الدین قاسم بن قطلوبغا السودونی، تاج التراجم، دار القلم، دمشق:، 1992ء، ص:246

Abu al-Fadl Zain al-Din Qasim bin Qatloobgha al-Sudani, Taj al-Tarajim, Dar al-Qalam, Damascus, 1992, P: 246

[6] افضل اقبال، مولانا رومی حیات و افکار، ترجمہ: بشیر محمود اختر، دارۂ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 2014ء، ص:50

Afzal Iqbal, Maulana Rumi Hayat aur Afkar, Tarjuma: Bashir Mahmood Akhtar, Dar-e-

Saqafat-e-Islamiyya, Lahore, 2014, P: 50

[7] سلطان ولد، ولد نامہ، مدونہ: جلال الدین ہمائی، ہما، تہران، 1389ھ، ص: 124
Sultan Walad, Walad Nama, Madunah: Jalal al-Din Hama'i, Hama, Tehran, 1389 H, P: 124

[8] تاج التراجم، 246
Taj al-Tarajim, P: 246

[9] معصومہ غلامی، مثنوی مولانا روم: اردو تراجم اور شروح کا مطالعہ، الفیصل ناشران، لاہور، نومبر 2014ء، ص: 28
Ma'sumah Ghulami, Mathnawi Maulana Rumi: Urdu Tarajim aur Sharoh ka Mutala, Al-Faisal Publishers, Lahore, November 2014, P: 28

[10] این میری شمل، مولائے روم، ترجمہ: جاوید مجید، گوھر پبلی کیشنز، لاہور، جولائی 2017ء، ص: 10
Ain Meri Shaml, Mawlana Rumi, Tarjuma: Javaid Majid, Gohar Publishers, Lahore, July 2017, P: 10

[11] مولانا الطاف حسین حالی، مقدمہ شعر و شاعری، خزینہ علم و ادب، لاہور، 2001ء، ص: 157، 158
Maulana Atif Hussain Hali, Muqadimah Sher o Shayari, Khazina-e-Ilm o Adab, Lahore, 2001, P: 157, 158

[12] پروفیسر انور جمال، ادبی اصطلاحات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2022ء، ص: 82
Professor Anwar Jamal, Adabi Istilahat, National Book Foundation, Islamabad, 2022, P: 82

[13] ڈاکٹر ھارون الرشید تبسم، ادبی اصطلاحات، بک کارنر شوروم، جہلم، 2018ء، ص: 43
Dr. Haroon al-Rasheed Tasm, Adabi Istilahat, Book Corner Showroom, Jhelum, 2018, P: 43

[14] علی بن محمد بن علی جرجانی، التعریفات، دار الکتاب العربی، بیروت، 1405ھ، ص: 91
Ali bin Muhammad bin Ali Jirjani, Al-Ta'rifat, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, 1405 H, P: 91

[15] رومی، جلال الدین محمد بن محمد، بلخی، مثنوی معنوی، مرتبہ: رینالڈ اے نکلسن، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2004ء، دفتر اول، ص: 20
Rumi, Jalal al-Din Muhammad bin Muhammad, Balkhi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Reynold A. Nicholson, Sang-e-Meel Publishers, Lahore, 2004, Volume 1, P: 20

[16] ابو عبداللہ احمد بن حنبل، مسند الامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، مؤسسة قرطبة، قاہرہ، ج: 1، ص: 18، رقم الحدیث: 957
Abu Abdullah Ahmad bin Hanbal, Musnad al-Imam Ahmad bin Hanbal, Musnad Ali bin Abi Talib, Mu'assasah Qurtubah, Cairo, Vol: 1, P: 18, Hadith No: 957

[17] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر اول، ص: 57
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 1, P: 57

[18] النیسابوری، ابو الحسن مسلم بن الحجاج، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلی رسول اللہ ﷺ، کتاب القدر، باب تصریف اللہ القلوب کیف یشاء، دار احیاء التراث العربی، بیروت، رقم الحدیث: 2654، ج: 4، ص: 2045
Al-Nisaburi, Abu al-Hasan Muslim bin al-Hajjaj, Al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar bin Qawl al-Adl 'An al-Adl ila Rasul Allahﷺ, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Beirut, Hadith No: 2654, Vol: 4, P: 2045

[19] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر اول، ص: 71
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 1, P: 71

[20] البانی، محمد ناصر الدین، تخریج احادیث مشکلة الفقر و کیف عالجہا الإسلام، المکتب الاسلامی، بیروت، 1984ء، رقم الحدیث: 1
Al-Bani, Muhammad Nasir al-Din, Takhrij Ahadith Mushkilat al-Faqr wa Kayfa 'Alajaha al-Islam, Al-Maktab al-Islami, Beirut, 1984, Hadith No: 1

[21] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر اول، 81

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 1, P: 81

[22] ابوالمحاسن محمد بن خلیل بن ابراہیم، اللؤلو المرصوع فیما لا اصل لہ او باصلہ موضوع، دارالبشائر الاسلامیۃ، بیروت، 1415ھ، رقم الحدیث: 202

نوٹ: اس حدیث کے بارے میں صاحبِ تالیف نے ذکر کیا ہے کہ "لَا أصل لمبناه"

Abu al-Muhasin Muhammad bin Khalil bin Ibrahim, Al-Lu'lu' al-Mursu' fi Ma La Asl Lahu aw Bi Aslihi Mawdoo', Dar al-Bushra al-Islamiyya, Beirut, 1415 H, Hadith No: 202

[23] البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی کن فی الدنیا، دار طوق النجاۃ، رقم الحدیث: 6416، 1422ھ، ج: 8، ص: 89

Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Dar Tauq al-Najat, Hadith No: 6416, 1422 H, Vol: 8, P: 89

[24] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر اول، ص: 201

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 1, P: 201

[25] ابو عیسیٰ محمد بن عیسی، سنن الترمذی، ابواب الزھد، باب ما جاء ان الدنیا سجن المؤمن و جنۃ الکافر، دار الغرب الاسلامی، رقم الحدیث: 2324، بیروت، 1998ء، ج: 4، ص: 140

Abu Isa Muhammad bin Isa, Sunan al-Tirmidhi, Dar al-Gharb al-Islami, Hadith No: 2324, Beirut, 1998, Vol: 4, P: 140

[26] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر دوم، ص: 264

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 2, P: 264

[27] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، رقم الحدیث: 91، ج: 1، ص: 93

Sahih Muslim, Hadith No: 91, Vol: 1, P: 93

[28] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر دوم، ص: 297

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 2, P: 297

[29] ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، ابواب الطب، باب ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء، دار العالمیۃ، بیروت، 2009ء، رقم الحدیث: 3437، ج: 4، ص: 498

Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad bin Yazid, Sunan Ibn Majah, Dar al-Alamiyya, Beirut, 2009, Hadith No: 3437, Vol: 4, P: 498

[30] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر دوم، ص: 317

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 2, P: 317

[31] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب الارواح جنود مجندۃ، رقم الحدیث: 3336، ج: 4، ص: 133

Sahih Bukhari, Hadith No: 3336, Vol: 4, P: 133

[32] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر دوم، ص: 356

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 2, P: 356

[33] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ، رقم الحدیث: 2564، ج: 4، ص: 1987

Sahih Muslim, Hadith No: 2564, Vol: 4, P: 1987

[34] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر دوم، ص: 384

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 2, P: 384

[35] صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب من رای النبی ﷺ فی المنام، رقم الحدیث: 6997، ج: 9، ص: 33
Sahih Bukhari, Hadith Number: 6997, Vol: 9, Page: 33,

[36] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر سوم، ص: 578
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 3, P: 578

[37] سنن ابن ماجہ، باب فی القدر، رقم الحدیث: 88، ج: 1، ص: 66
Sunan Ibn Majah, Hadith Number: 88, Vol: 1, Page: 66

[38] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر سوم، ص: 670
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 3, P: 670

[39] علاء الدین علی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، الحکم و جوامع الکلم، بموسسة الرسالة، بیروت، 1981ء، رقم الحدیث: 44092، ج: 16، ص: 113
Ala al-Din Ali ibn Hussam al-Din, Kanz al-Ummal fi Sunan al-Aqwāl wa al-Afʿāl, Al-Hikam wa Jawaamia al-Kalam, Beirut, 1981, Hadith Number: 44092, Vol: 16, Page: 113

[40] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر سوم، ص: 708
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 3, P: 708

[41] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحة، رقم الحدیث: 55، ج: 1، ص: 74
Sahih Muslim, Hadith Number: 55, Vol: 1, Page: 74

[42] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر سوم، ص: 744
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 3, P: 744

[43] حاکم محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، کتاب تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، ذکر اخبار سید المرسلین و خاتم النبیین محمد بن عبداللہ ﷺ، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1990ء، رقم الحدیث: 4209، ج: 2، ص: 665
Hakim Muhammad ibn Abdullah, Al-Mustadrak 'ala al-Sahihayn, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1990, Hadith Number: 4209, Vol: 2, Page: 665

[44] تمیمی، محمد بن حبان بن معاذ بن معبد، صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، ذکر کتبة اللہ جل وعلا عنده محمد ﷺ، مؤسسة الرسالة، بیروت، 1993ء، رقم الحدیث: 6404، ج: 14، ص: 312
Tammimi, Muhammad Bin Hiban bin Ma'az bin Ma'bad, Sahih Ibn Hibban bitartib Ibn Balban, Mu'assasah al Risālah, Bayrūt, 1993, Hadith Number: 6404, Vol: 14, Page: 312

[45] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر چہارم، ص: 796
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 4, P: 796

[46] سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ، رقم الحدیث: 3616، ج: 6، ص: 15
Sunan al Tirmidhi, Hadith Number: 3616, Vol: 6, Page: 15

[47] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر چہارم، ص: 835
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 4, P: 385

[48] صحیح مسلم، کتاب، البر والصلة والآداب، باب النھی عن ضرب الوجہ، رقم الحدیث: 2612، ج: 4، ص: 2017
Sahih Muslim, Hadith Number: 2612, Vol: 4, Page: 2017

[49] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر چہارم، ص: 913
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 4, P: 913

[50] تبریزی، محمد بن عبداللہ الخطیب، مشکاة المصابیح، کتاب الدعوات، الفصل الاول باب الاستغفار والتوبة، المکتب الاسلامی، بیروت، 1985ء،

رقم الحدیث:2345، ج:2، ص:28
Tabrizi, Muhammad ibn Abdullah al-Khatib, Mishkat al-Masabih, Al-Maktab al-Islami, Beirut, 1985, Hadith Number: 2345, Vol: 2, Page: 28

[51] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منہ، رقم الحدیث:2703، ج:4، ص:2076
Sahih Muslim, Hadith Number: 2703, Vol: 4, Page: 2076

[52] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر چہارم،928
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 4, P: 928

[53] ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الکبر، المکتبۃ العصریۃ، بیروت، رقم الحدیث:4090، ج:4، ص:59
Abu Dawood Sulaiman ibn Ash'ath, Sunan Abi Dawood, Beirut, Hadith Number: 4090, Vol: 4, Page: 59

[54] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر چہارم، ص:950
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 4, P: 950

[55] بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم ،الادب المفرد، باب سخاوۃ النفس، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت، 1989ء، رقم الحدیث:276، ص:105
Bukhari, Abu Abdullah Muhammad ibn Ismail, Al-Adab al-Mufrad, Hadith Number: 276, Page: 105

[56] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر پنجم، ص:1008
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 5, P: 1008

[57] بخاری، کتاب الصحیح، کتاب الاطعمۃ، باب المؤمن یاکل فی معی واحد، رقم الحدیث:5396، ج:7، ص:72
Sahih Bukhari, Hadith Number: 5396, Vol: 7, Page: 72

[58] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر پنجم، ص:1022
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 5, P: 1022

[59] صحیح مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب تحریش الشیطان وبعثہ سرایاہ لفتنۃ الناس، رقم الحدیث:2814، ج:4، ص:2167
Sahih Muslim, Hadith Number: 2814, Vol: 4, Page: 2167

[60] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر پنجم، ص:1040
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 5, P: 1040

[61] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب مایکرہ من التبتل والخصاء، رقم الحدیث:5073، ج:7، ص:4
Sahih Bukhari, Hadith Number: 5073, Vol: 7, Page: 4

[62] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر پنجم، ص:1061
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 5, P: 1061

[63] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدا الاسلام غریباً، رقم الحدیث:145، ج:1، ص؛130
Sahih Muslim, Hadith Number: 145, Vol: 1, Page: 130

[64] رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر پنجم، ص:1090
Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 5, P: 1090

[65] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، رقم الحدیث:5066، ج:7، ص:3

Sahih Bukhari, Hadith Number: 5066, Vol: 7, Page: 3

[66]رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر ششم، ص:1276

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 6, P: 1276

[67] صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب فسنیسرہ للعسری، رقم الحدیث:4949، ج:6، ص:171

Sahih Bukhari, Hadith Number: 4949, Vol: 6, Page: 171

[68]رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر ششم، ص:1304

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 6, P: 1304

[69]ابوعبداللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر، مسند الشہاب، خیر الناس انفعھم للناس، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1986، رقم الحدیث:1234، ج:2، ص:223

Abu Abdullah Muhammad ibn Salama ibn Ja'far, Musnad al-Shihab, Al-Maktaba al-Risala, Beirut, 1986, Hadith Number: 1234, Vol: 2, Page: 223

[70]رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر ششم، ص:1336

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 6, P: 1366

[71] البانی، محمد ناصر الدین، ضعیف الترغیب والترھیب، کتاب الاخلاص، مکتبۃ المعارف، ریاض، رقم الحدیث:6، ج:1، ص:2

Al-Bani, Muhammad Nasir al-Din, Da'if al-Targhib wa al-Tarhib, Hadith Number: 6, Vol: 1, Page: 2

[72]رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر ششم، ص:1348

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 6, P: 1348

[73]اسدی ،ابوبکر عبداللہ بن محمد بن شاھاور، مرصاد العباد من المبدا الی المعاد، در مطبعۂ مجلس بطبع رسید، 1312ء، ص:23

Asdi, Abu Bakr Abdullah ibn Muhammad ibn Shahawar, Mursad al-'Ibad Min al-Mubdi ila al-Ma'ad, Dar Matba' Majlis Bait al-Risala, 1312 AH, Page: 23

[74]رومی، مثنوی معنوی، مرتبہ: نکلسن، دفتر ششم، ص:1417

Rumi, Mathnawi Ma'nawi, Murtaba: Nicholson, Volume 6, P: 1417

[75]سنن الترمذی، ابواب البر الصلۃ، باب ماجاء فی رحمۃ الصبیان، رقم الحدیث:1920، ج:3، ص:386

Tirmidhi, Abwab al-Birr al-Sadaqa, Hadith Number: 1920, Vol: 3, Page: 386